Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

میں اور میری حکومت اقلیتوں کے تحفظ اور قیام امن کیلئے ہر ممکن کوشش کریگی

فسادات کی ذمہ داری مغربی بنگال کے اخبارات اور بھارت کے غیر ذمہ دار لیڈروں پر عائد ہوتی ہے

ڈھاکہ ۲۲ مارچ آج ڈھاکہ ریڈیو سٹیشن سے تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علیخان نے مشرقی پاکستان اور بھارت میں فرقہ وارانہ فسادات کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ مشرقی پاکستان میں اب کامل امن ہے۔ لیکن مغربی بنگال اور آسام میں فسادات کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ بلکہ بھارت کے دوسرے صوبوں میں بھی شروع ہو گئے ہیں۔ پہلے دو علاقوں سے تو ۳½ لاکھ سے زیادہ مہاجرین انتہائی بے بسی میں اپنے گھروں کو چھوڑ کر آ چکے ہیں۔ آپ نے پاکستانیوں کو تلقین کی کہ جب تک ان لوگوں کے لئے ایسے حالات پیدا نہیں ہو جاتے کہ یہ واپس اپنے گھروں میں جا کر اطمینان اور عزت کے ساتھ رہ سکیں۔ ان کی ہر امکانی مدد ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ آپ نے اس دعوے کا اعادہ کیا کہ میں اور میری حکومت اقلیتوں کے تحفظ اور قیام امن کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ فسادات کی ساری ذمہ داری بھارت کے بعض غیر ذمہ دار لیڈروں اور مغربی بنگال کے اخباروں پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے بے سروپا جھوٹی اور اشتعال انگیز خبریں شائع کر کے ایک طرف اشتعال اور دوسری طرف ہراس پیدا کیا۔

وزیر اعظم نے فرمایا۔ دونوں طرف مار دھاڑ لوٹ اور آتشزدگی کے جو واقعات ہوئے ہیں مجھے ان سے دلی صدمہ پہنچا ہے بے گناہ اور بیکس انسانوں سے بُرا سلوک کرنا ایک نہایت ہی شرمناک فعل ہے اور اسلامی اصولوں کے قطعاً منافی۔ آپ نے فرمایا۔ قانون شکنی اور انتشار ملک کی ترقی میں حائل ہو جایا کرتے ہیں۔ جن لوگوں نے بھی ان فسادات میں حصہ لیا ہے۔ وہ ہرگز اچھے پاکستانی کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں ہر پاکستانی کو خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتا ہو ایک ہی جیسے حقوق حاصل ہیں۔

آپ نے فرمایا میں ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ اقلیت کا کوئی فرد پاکستان سے جائے۔ لیکن میرے یقین دلانے کے باوجود جو لوگ جانا چاہیں گے انہیں روک کر غلط فہمی پیدا ہونے کا موقعہ نہ دیا جائیگا۔ مجھے ایک گونہ تسلی ہے کہ مشرقی پاکستان میں اب کامل امن ہے لیکن بھارتی پریس نے ان کے متعلق ایسی بے سروپا اور مبالغہ آمیزی کی داستانیں شروع کی ہیں کہ کوئی حد نہیں۔ مجھے مسرت ہوئی کہ یہاں حالات پر بڑی جلدی قابو پا لیا گیا۔ میں جہاں بھی گیا۔ اقلیتوں کے نمائندے مجھ سے ملے اور کہا کہ وہ اپنا وطن چھوڑ کر جانا نہیں چاہتے۔ آپ نے فرمایا مشرقی پاکستان کے اخبارات نے ان ایام میں نہایت ہی قابل تعریف ضبط و تحمل کا طریق اختیار کیا۔ لیکن بھارت کے اخباروں کے متعلق ایسا نہیں کہا جا سکتا اور فسادات کی ذمہ داری انہی کی اشتعال انگیز خبروں پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے یہاں تک بھی لکھا کہ ہندوستان جلد ہی پاکستان پر حملہ کر دے۔ لیکن حکومت نے ان کے خلاف کوئی نوٹس نہیں لیا۔ آپ نے کہا اقلیتوں کے لوگوں کے یہاں سے جانے کا یہ سبب نہیں کہ یہاں کوئی خطرہ ہے یا امن نہیں بلکہ یہ کہ بھارتی اخبار جنگ جنگ کا راگ الاپ رہے ہیں۔ لہٰذا وہ اپنی جان بچانے کے لئے چلے آئیں۔ آپ نے کہا جنگ کی باتیں کرنے والے شاید یہ نہیں جانتے کہ جنگ کی باتیں کرنا آسان ہے لیکن اس کی ہولناکیوں کا سامنا مشکل ہے۔ لیکن ہم ان باتوں سے خوفزدہ بھی نہیں ہیں اور اگر ہمیں مجبور کیا گیا۔ تو ہر پاکستانی حفاظت کیلئے ہر قربانی کر گذرے گا۔ آپ نے فرمایا جو مہاجرین وہاں سے لٹ لٹا کر آئے ہیں وہ ہماری ہر طرح ہمدردی کے مستحق ہیں۔ پاکستان کی حکومت ایسے حالات پیدا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریگی کہ وہ اپنے گھروں میں واپس جا کر آزادی۔ اطمینان اور عزت کی زندگی بسر کریں۔ میں پنڈت نہرو سے خط و کتابت کر رہا ہوں تاکہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ دونوں طرف کی اقلیتوں کو خطرہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے اس وقت صرف بنگال و آسام میں بلکہ بھارت کے سارے صوبوں میں ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں کہ وہاں کے مسلمان یا تو انتہائی ذلت کی زندگی بسر کریں۔ یا آبرو بچانے کے لئے پاکستان چلے آئیں اگر ان کو نہ روکا گیا تو مجھے خطرہ ہے ہماری قیام امن کی کوششیں بیکار رہیں گی کیونکہ جب تک مفسد لوگوں کو سختی سے نہ روکا گیا۔ حالات درست نہ ہوں گے آخر میں آپ نے پاکستانیوں کو اتحاد اور تنظیم کی تلقین کی اور فرمایا یاد رکھو وہی قوم ترقی کیا کرتی ہے۔ جو انصاف اور اخلاق پر قائم رہے بے انصافی اور ظلم کا حشر تباہی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ پاکستان کے مستقبل کے ساتھ ہمارے بڑے ہی شاندار اور بہانہ خواب وابستہ ہیں ان کو صحیح ثابت کرنا بھی ہمارے ہی اختیار میں ہے اور مجھے یقین کامل ہے کہ وہ سچے ثابت ہو کر رہیں گے۔ (پاکستان فنڈ لائبریری)

اخبار احمدیہ

ناصر آباد۔ ۱۹ مارچ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل نے حضور ایدہ اللہ کی مصروفیتوں کے متعلق حسب ذیل اطلاع دی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج کل مختلف اسٹیٹس کے حسابات اور بجٹ وغیرہ ملاحظہ فرمانے میں مصروف ہیں۔ اور تمام اسٹیٹس کے مینجر صاحبان اور دیگر ذمہ دار کارکنان ناصر آباد تشریف لائے ہوئے ہیں۔ حضور اس کام میں متواتر کئی کئی گھنٹے مصروف رہتے ہیں۔ گذشتہ دنوں جب حضور مختلف اسٹیٹس کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ تو گرد و غبار کی وجہ سے حضور کے گلے کی تکلیف نسبتاً بڑھ گئی تھی۔ مگر اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ حضور ۲۳ مارچ کی شام کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعائیں فرمائیں۔

مذاکرات کا تعطل ختم کرنے کیلئے فلسطین سے مفاہمتی کمیشن کا منصوبہ

جنیوا ۲۲ مارچ (سٹار) فلسطین کا مفاہمتی کمیشن ایک ایسا منصوبہ مکمل کر رہا ہے۔ جس سے جنوری کے مذاکرات کا تعطل ٹوٹ سکے گا۔ اس منصوبے کے ذریعے یہودیوں اور عربوں کی آراء کو ہموار کرنے کی کوشش کی جائیگی گو اسے سختی سے پوشیدہ رکھا جا رہا ہے تاہم یہ امر معلوم ہو چکا ہے کہ کمیشن کی خواہش ہے کہ عرب اور اسرائیلی نمائندے ایک ہی میز کے گرد جمع ہو جائیں۔ اور کمیشن اپنی ثالثی کی تجویز پیش کرنے۔ مگر خود کمیشن کے حلقوں کا خیال ہے کہ زیر ترتیب منصوبہ نہ عرب نمائندوں کو پسند آئیگا اور نہ اسرائیلی نمائندوں کو۔ لیکن قیاس یہ ہے کہ اگر دونوں فریق اپنے مطالبوں میں تخفیف پر تیار نہ ہونگے۔ تو ترقی کا امکان جاتا رہے گا۔ منصوبے میں ناکامی کی صورت میں کمیشن اپنا معاملہ متعلقہ حکومتوں کے سامنے پیش کر دیگا

مختصرات

لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۴۹ء کے دوران میں ریل گاڑی میں بلا ٹکٹ سفر کرنے والوں سے سپیشل مجسٹریٹ کے ذریعے جرمانوں کی شکل میں ۴۸ ہزار ۹ سو سات روپے ۱۵ آنے وصول ہوئے۔ گذشتہ سالوں کے مقابلے میں یہ رقم بہت کم ہے۔

لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۴۹ء کے آخری اندازے کے مطابق پنجاب میں ماش کی فصل خریف کی فصل ۹۸ ہزار ایکڑ رقبے پر کاشت کی گئی۔ جو گذشتہ سال کے مقابلے میں دس فی صدی زیادہ ہے۔ کل پیداوار کا اندازہ ۱۵ ہزار ایک سو ٹن لگایا گیا ہے۔ اسی طرح مونگ کی فصل خریف ایک لاکھ ۷۰ ہزار ۷ سو ایکڑ رقبہ پر بوئی گئی ہے اور کل پیداوار کا اندازہ ۲۱ ہزار ۷ سو ٹن لگایا جاتا ہے۔ جو پچھلے سال کے مقابلے میں ۹ فی صدی کا اضافہ ہے۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ حکومت نے ایک ہدایت میں رجسٹرڈ سٹاک ہولڈروں کے علاوہ لوہے اور فولاد کی کنٹرول شدہ ۱۵ اقسام کو عوام میں دوبارہ فروخت کرنیوالوں کو اس ناجائز فعل سے باز آنے کی ہدایت کی ہے۔ کیونکہ ان کا یہ فعل لوہے اور فولاد کے کنٹرول آرڈر مجریہ ۱۹۴۸ء کے احکام کے منافی ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ربوہ میں درویشوں کے اہل وعیال کیلئے مکانوں کی تجویز

مخیّر احباب کیلئے خدمت اور ثواب کا عمدہ موقعہ

(از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

اس وقت کئی درویشوں کے رشتہ دار مکان کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں اب تک ایسے درویشوں کے بیوی بچے عارضی طور پر کسی نہ کسی رشتہ دار کے پاس ٹھہر کر گذارہ کرتے رہے ہیں۔ لیکن عرصہ لمبا ہو جانے کی وجہ سے مشکلات دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ اس کے علاوہ بعض صورتوں میں درویشوں کے اہل وعیال کی خاطر خواہ دیکھ بھال کا بھی کوئی انتظام نہیں اور بعض کئی قومی بچے تعلیم وتربیت سے بھی محروم رہتے جا رہے ہیں۔

ان حالات میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے یہ تجویز کی گئی ہے کہ ربوہ میں مستحق درویشوں کے رشتہ داروں کے لئے فی الحال پندرہ (۱۵) عدد عارضی مکانات تعمیر کرائے جائیں۔ یہ مکانات کچے ہوں گے اور اوسطاً اڑھائی سو روپیہ فی مکان خرچ آئے گا۔

پس جماعت کے ذی ثروت اور مخیر دوستوں سے تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جماعت کے دوستوں کو یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ اس وقت قادیان کے درویش وہ فرض ادا کر رہے ہیں جو دراصل ساری جماعت کا فرض ہے۔ پس ان کی خدمت حقیقتاً بڑے ثواب کا موجب ہے۔

یہ چندہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ (معرفت جنیوٹ) کے نام بھجوانا چاہیئے۔ اور منی آرڈر کے کوپن پر نوٹ کر دیا جائے کہ یہ چندہ درویشوں کے اہل وعیال کے مکانوں کی تعمیر کے واسطے ہے اور ساتھ ہی مجھے بھی اطلاع بھجوا دی جائے تا میں اپنے ریکارڈ میں درج کر کے اخبار میں اعلان کرا سکوں۔ وجزاکم اللہ احسن الجزاء۔ محاسب صاحب کی خدمت میں لکھا جا رہا ہے کہ وہ اس فنڈ کے لئے ایک علیحدہ امانت کھول دیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۱/۳/۵۰

کراچی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مضمون کی اشاعت

پنجاب کے بعد اب کراچی میں بھی جلی ٹریکٹ انجمن خدام احمد کی جانب سے تقسیم کئے گئے ہیں۔ اس لئے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مضمون "مسلمانوں اور پاکستان کا قیام اسلام کے قیام پر منحصر ہے" یہاں کراچی میں سردست پانچ ہزار کی تعداد میں چھپوا کر خدام الاحمدیہ کی زیر نگرانی ان کی تقسیم کا خاطر خواہ انتظام کر دیا گیا ہے۔

خاکسار عبد الحمید سیکرٹری مجلس عاملہ۔ انجمن احمدیہ کراچی

صوبہ سندھ کی احمدی جماعتوں کی ایک اہم کانفرنس

جماعتہائے احمدیہ صوبہ سندھ کی ایک اہم کانفرنس انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶ مارچ ۵۰ء بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح تا ۴ بجے شام حیدرآباد کے مقام پر محسن فوٹو سٹوڈیو متصل جگت ٹاکیز ریلوے روڈ میں منعقد ہوگی۔ جماعتوں کو فرداً فرداً اطلاع بذریعہ ڈاک بھی بھجوا دی گئی ہے۔

تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ صوبہ سندھ سے درخواست ہے کہ وہ ضرور مقررہ تاریخ پر ۱۰ بجے صبح سے پہلے پہلے حیدرآباد (سندھ) پہنچ جائیں۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے وہ خود شامل نہ ہو سکتے ہوں تو براہ نوازش اپنا نمائندہ ضرور ارسال فرمائیں۔

نوٹ: (۱) محسن فوٹو سٹوڈیو ریلوے روڈ پر سٹیشن سے بہت قریب صرف ۵ منٹ کا راستہ ہے۔

(۲) دوپہر کے کھانے کا انتظام انشاء اللہ یہ لوکل انجمن کرے گی۔

خاکسار ہدایت اللہ بنگوی سیکرٹری امور عامہ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ

درخواست دعا: احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے محترم باباجی چوہدری ظفر اللہ خانصاحب سلمہ اللہ کیلئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو دینی و دنیاوی ترقیات عطا کرتے ہوئے لمبی عمر اور صحت عطا فرمائے۔

خاکسار حمید نصر اللہ خان ابن چوہدری عبد اللہ خان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

اپنے اندر ایسا انقلاب پیدا کرو کہ تمہارا مٹنا اللہ تعالیٰ کی غیرت کبھی برداشت نہ کرے

(از مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

ناصر آباد ۱۷ مارچ۔ آج میر پور خاص۔ محمد آباد۔ احمد آباد۔ بشیر آباد نبی سرروڈ نٹو کوٹ۔ کنری اور نسیم آباد وغیرہ سے سینکڑوں مخلصین نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے ناصر آباد تشریف لائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اسے اپنے اندر ایسا غیر معمولی تغیر پیدا کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی غیرت اس کا تباہ ہونا برداشت نہ کر سکے۔ حضور نے غزوہ بدر کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کا ذکر فرمایا جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور کی اور جس کے الفاظ یہ تھے کہ اے میرے رب اگر یہ چھوٹی سی جماعت بھی آج ہلاک ہو گئی تو اس دنیا کے پردہ پر تیرا نام لیوا کوئی باقی نہ رہے گا۔ حضور نے فرمایا یہ دعا اگرچہ چھوٹی سی تھی مگر ان الفاظ نے خدا تعالیٰ کی غیرت کو ایسا بھڑکایا کہ تھوڑی دیر میں ہی پانسہ پلٹ گیا۔ اور تین سو تیرہ ناتجربہ کار اور بے سروسامان صحابہ ایک ہزار غیر مسلم اور تربیت یافتہ لشکر پر غالب آ گئے۔ آپ لوگوں کو بھی صبح شام سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ کیا آپ کے دلوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو چکی ہے کہ آپ لوگوں کی بربادی سے اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی نام لیوا اس دنیا میں باقی نہ رہے اگر یہ حالت ہو تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ تم ہی وہ لوگ ہو جو خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو اس دنیا میں قائم کرنے والے ہو۔ لیکن اگر تمہیں اپنے اندر ایسا تغیر نظر نہ آئے تو تمہیں ہوشیار ہو جانا چاہیئے اور اپنی کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر تمہارا مرنا ایسا ہی ہو جیسے ایک گدھے یا بکری کا مرنا ہوتا ہے تو تمہارے وجود سے اسلام کا فتح پانا ناممکن ہے۔ اس صورت میں تمہیں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہانتک کہ تم بھی محسوس کرو اور دنیا بھی محسوس کرے اور آسمان کے فرشتے بھی محسوس کریں کہ اگر تم جیتو گے تو خدا بھی جیتے گا۔ اور اگر تم مٹ گئے تو خدا تعالیٰ کا نام لینے والا بھی اس دنیا کے پردہ پر کوئی باقی نہیں رہیگا۔ اگر تم اپنے آپ کو ایسا وجود بنا لو تو یقیناً خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت ایسے رنگ میں آئے گی کہ تمہاری مشکلات خس و خاشاک کی طرح اڑ جائے گی۔ اور تمہاری کامیابی کے راستہ میں کوئی روک باقی نہیں رہے گی۔

یوم التبلیغ ۲۶ مارچ بروز اتوار

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۵۰ء بروز اتوار اپنے اپنے حلقہ جات میں "یوم تبلیغ" منائیں۔ اور صبح سے شام تک پیغام حق پہنچانے کا فریضہ ادا کر کے بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوں نیز اجر دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے اور جلد سے جلد سعید روحوں کو حق کے قبول کرنے کی توفیق دے اور احمدیت میں شمولیت کی سعادت بخشے۔ تا اسلام جملہ ادیان پر جلد تر غالب آئے۔ آمین

لہذا ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی استعداد کے موافق یہ سارا دن تبلیغ حق میں صرف کرے اور پوری تندہی۔ نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ اپنے ہمسایہ غیر احمدی احباب سے "احمدیت" پر غور و خوض کر کے حق کے قبول کرنے کی دردمندانہ اپیل کرے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

نوٹ:۔ یوم التبلیغ منا کر جملہ جماعتیں اپنی پوری رپورٹیں دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ ضلع جھنگ)

اخراج از جماعت

قاضی کامل دین شیخ انجن ڈرائیور و منظور حسین (داماد قاضی کامل دین صاحب) ساکن گھو گھیاٹ اور حکیم محمد رمضان ساکن میانی ضلع سرگودھا کو خلاف ورزی تعلیم سلسلہ کی بنا پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اخراج از جماعت کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

روزنامہ الفضل لاہور
۲۳ مارچ ۱۹۵۰ء

اسلام کا رجحان

جناب احمد سلیم صاحب نے "امروز" میں "زمین کی ملکیت کا مسئلہ" کے زیر عنوان ایک مقالہ لکھا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"پچھلے چند مہینوں سے جاگیرداری کی مخالفت اور موافقت میں کثرت سے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی جانب سے تو ایک کتاب بھی شائع ہوئی ہے۔ جس میں جاگیرداری کی حمایت اور تائید میں بہت سی دلیلیں فراہم کر دی گئی ہیں۔ بہرحال اس وقت جن لوگوں نے اس بحث میں حصہ لیا ہے انہیں تین گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا گروہ تو وہ ہے۔ جو جاگیرداری اور زمینداری کے موجودہ نظام کو کسی قسم کی تبدیلی کے بغیر قائم رکھنا چاہتا ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو اس نظام کو مٹا دینا چاہتا ہے۔ اور تیسرا گروہ ان دونوں گروہوں کے بین بین ہے۔ یعنی وہ جاگیرداری اور زمینداری کے موجودہ نظام کو پوری طرح مٹانا تو نہیں چاہتا۔ البتہ اس میں کچھ تبدیلیاں ضرور کرنا چاہتا ہے۔ یہ تینوں گروہ کتاب و سنت اور ملت کے مسلک سے استشہاد اور استناد کرتے ہیں۔ اور یہ عجیب بات ہے۔ کہ ان تینوں کو اپنے اپنے نقطۂ نگاہ کی حمایت میں اسلامی تعلیمات سے دلائل ہاتھ آ گئے ہیں۔ عام مسلمان جو قرآن و حدیث پر پورا پورا عبور نہیں رکھتے۔ یہ مضامین پڑھ کے گھبرا جاتے ہیں اور ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اسلامی تعلیمات میں زمین کی ملکیت کے متعلق تضاد کیوں ہے؟ کونسی روایت صحیح ہے اور کونسی غلط؟ کس کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اور کس کو چھوڑ دینا چاہیئے؟

اصل میں زمین کی ملکیت کے معاملہ میں جو روایتیں ہمارے سامنے لائی گئی ہیں۔ ان میں تطبیق بھی چنداں مشکل نہیں۔ مثلاً یہ صحیح ہے۔ کہ صحابہ نے ایک زمانہ میں بٹائی پر زمینیں دیں۔ لیکن خود حدیث ہی سے یہ بھی ثابت ہے۔ کہ جب انہیں اس بات کا احساس ہوا۔ کہ آنحضرت صلعم نے بٹائی پر زمین دینا کبھی پسند نہیں کیا۔ تو انہوں نے اپنی اس غلطی پر افسوس اور ندامت کا اظہار کیا۔ ہمارے فقہا کی اکثریت نے اسی بنا پر بٹائی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ چنانچہ ائمہ اربعہ میں سے تین اس معاملہ میں ایک زبان ہیں۔ متاخرین میں شاہ ولی اللہ اس معاملہ میں بڑے متشدد ہیں یعنی بٹائی کو قطعاً ناجائز سمجھتے ہیں۔ لیکن روایات کی تطبیق کا یہ قصہ یونہی برسبیل تذکرہ آ گیا۔ میں ان بزرگوں سے جو چاہیں تو ہر قسم کی روایتوں کا انبار لگا دیں۔ اور ضعیف سے ضعیف روایت کو جو انہیں اپنے مفید مطلب نظر آئے۔ صحیح ثابت کر دکھائیں الجھنا نہیں چاہتا۔ میرے خیال میں ہمیں روایتوں کے تضاد کے قصے میں پڑنے کے بجائے یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس معاملہ میں اسلام کا رجحان کیا ہے؟ یہ بات طے ہو جائے۔ تو اس بحث کا فیصلہ کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

لفظ "رجحان" اکثر ظاہر پرست لوگوں کو نیا اور اجنبی معلوم ہوگا۔ رجحان سے مراد یہ ہے۔ کہ اسلام کس قسم کے معاشرہ کو بروئے کار لانا چاہتا ہے۔ آیا اس کا منشاء کسی ایسے معاشرہ کا قیام ہے۔ جس میں زمینداری اور جاگیرداری کے پنپنے کی کافی گنجائش موجود ہو۔ یا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ اگر کسی صاحب نے اس قسم کی ایک دو نہ سہی دس بیس روایتیں بھی تلاش کر لی ہوں۔ کہ صحابہؓ نے اپنی زمینیں بٹائی پر دے رکھی تھیں۔ یہ روایتیں زمینداری کو جائز و درست ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں۔ انہیں یہ ثابت کرنا ہوگا۔ کہ اسلام کا رجحان جاگیرداری نظام کے قیام کی جانب ہے" (امروز ۱۳ مارچ ۱۹۵۰ء)

مضمون نگار صاحب اس طویل عبارت سے یہ مغالطہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ کہ در اصل موجودہ علمائے اسلام جو ملکیت زمین اصولی طور پر جائز سمجھتے ہیں ایک سخت غلطی میں مبتلا ہیں۔ وہ محض روایات کی الجھنوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ملکیت زمین کی جو روح ہے۔ اسکو نہیں سمجھ سکے۔ اسکی روح آپ کے خیال میں یہ ہے۔ کہ اسلام ایک ایسا معاشرہ بروئے کار لانا چاہتا ہے۔ جس میں جاگیرداری اور زمینداری کے پنپنے کی گنجائش نہ ہو۔

آپ کی پہلی غلطی تو یہ ہے۔ کہ آپ نے زمینداری اور جاگیرداری کو مترادف لفظ سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ جاگیرداری زمینداری سے بالکل مختلف چیز ہے۔ جاگیرداری اس ادارہ کا نام ہے۔ جس میں حکومت اپنی مالگذاری موہوب الیہ کو تفویض یا معاف کر دیتی ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے اپنی کتاب "اسلام اور ملکیت زمین" میں ثابت کیا ہے۔ کہ اسلام میں جاگیرداری ممنوع ہے۔ اسلامی حکومت کا اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ عشر کو جو حکومت کا حق ہے اور اس طرح عوام کی ملکیت ہے۔ کسی واحد شخص کو تفویض یا معاف کر دے۔ ملکیت اراضی اس سے بالکل جدا چیز ہے۔ اور یہ اسلام میں جائز ہے۔ اس بارہ میں فقہا میں کوئی اختلاف نہیں۔ امام جماعت احمدیہ نے جو بات اپنی مذکورہ بالا کتاب میں ثابت کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جس طرح انسان دوسری اشیا کا مالک ہو سکتا ہے۔ اسی طرح زمین کا بھی مالک ہو سکتا ہے۔ اور اس ملکیت کی جو حدود خدا اور رسول نے مقرر کی ہیں ان کے سوا کوئی اور حدود نہیں لگائی جا سکتیں۔

مشکل یہ ہے۔ کہ جو لوگ کمیونزم سے متاثر ہیں۔ وہ ہر بات کو سرمایہ داری کی حمایت کہہ کر مقہور و مغضوب سمجھ لیتے ہیں۔ موجودہ مضمون نگار صاحب کا یہ مضمون بھی اسی غلط فہمی پر ہے۔

وہ خود تو کمیونزم سے متاثر ہیں۔ اور ہر قسم کی انفرادی ملکیت کے برخلاف ہیں۔ اپنے اس اصول کو وہ اسلام میں گھسیڑنا چاہتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ اسلام کا رجحان جاگیرداری اور زمینداری کی منسوخی کی طرف ہے۔ اصل میں وہ دو "ازموں" کی جنگ میں اسلام کو خواہ مخواہ گھسیٹنا چاہتے ہیں۔ یہ دونوں ازم الحاد کی پیداوار ہیں۔ اور اسلام کو ان میں سے کسی کے ساتھ ہمدردی نہیں۔ اسلام کا رجحان نہ تو سرمایہ داری کی طرف ہے۔ اور نہ کمیونزم کی طرف۔ اس کا رجحان "تہذیب نفس" کی طرف ہے۔

اسلام دونوں معاشی نظریوں میں سے کسی کی تائید نہیں کرتا۔ اس کا اپنا مخصوص معاشی نظریہ ہے۔ اور وہ نظریہ اتنا وسیع ہے۔ کہ وہ کسی خاص "ازم" میں سما نہیں سکتا۔ مثلاً مضمون نگار صاحب نے غلامی کی مثال کا سہارا لیا ہے۔ اسلامی معاشی نظریہ میں حضرت بلال خواہ غلام ہو یا آزاد حضرت بلالؓ ہی رہتے ہیں۔ اگر یورپ غلاموں کے ساتھ وہ سلوک نہ کرتا۔ جو اس نے کیا۔ اور وہ سلوک کرتا۔ جو اسلام نے بتایا ہے۔ تو اسے غلامی کون کہہ سکتا تھا۔ محض لفظوں سے اسلام کو کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ حضرت زیدؓ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آزاد کر دیا تھا۔ مگر آپ نے تمام عمر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلام بن کر ہی رہنے کو ترجیح دی۔ اور اپنے والدین کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ فروخت کرنا تو معمولی چیز ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کو نعوذ باللہ قتل بھی کروانا چاہتے۔ تو وہ خوشی سے قتل ہو جانا پسند کرتے۔ اور یہ بھی ایک وہم ہے۔ کہ یورپ نے غلامی کو منسوخ کر دیا ہے۔ کیا یورپ نے انہی غلاموں سے بدتر غلامی ایجاد نہیں کی؟ جو کیا جاتا ہی۔ کہ اس نے منسوخ کی ہے۔ پہلے تو صرف جسم بکتے تھے اب روحیں بھی بکتی ہیں اور کمیونزم؟ کمیونزم تو اب روحوں اور جسموں دونوں کی غلامی کا احیا کرنا چاہتا ہے۔ وہ کام جو یورپ کی سرمایہ داری نے شروع کیا ہے۔ اسکی تکمیل اب کمیونزم کرنا چاہتا ہے۔ یعنی انسان کو مکمل حیوانی مشین بنا دیا جائے۔ اسلام ہر اس چیز کا دشمن ہے۔ جو انسان کو انسان نہ رہنے دے۔ جب کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکے گا۔ کہ یہ میرا مکان ہے۔ یہ میری زمین ہے۔ تو آزادی کیسی۔ اس سے بڑی غلامی اور کیا ہو سکتی ہے؟ ع

چکی پیسو روٹی کھاؤ

غلامی نہ غلامی کی منسوخی سے ختم ہوئی ہے۔ اور نہ معاشی ہمواری زمینداری کی منسوخی سے ہو سکتی ہے۔ یہ تو الحاد کی منسوخی یعنی پورے اسلام پر عمل کرنے سے ہو سکتی ہے۔ انسانوں کو انسان سمجھنے سے۔ ورنہ سرمایہ داری بھی ایٹم بم بنائیگی۔ اور اشتراکیت بھی بنائے گی۔ نہ آزادی رہے گی نہ غلامی اور نہ معاشی ناہمواری! رہے نام اللہ کا۔

باقی رہی بندے کی خدائی تو سرمایہ داری نظام میں اگر بڑے بڑے کارخانہ دار اور بڑے بڑے زمیندار خدا بنے ہوئے ہیں۔ تو فاشی اور اشتراکی نظام میں بھی ڈکٹیٹر اور ان کے پرزے کچھ کم خدا نہیں ہوتے۔ اگر انسانوں ہی نے خدا بننا ہے۔ تو ایک خدا سے بہرحال زیادہ خدا بہتر ہیں۔ کیونکہ ایک خدا کے ظلموں کی فریاد تو زمین پر کسی دوسرے سے ہو نہیں سکتی۔ ہاں زیادہ خداؤں کی صورت میں ایک ایک بڑا خدا ہو سکتا ہے۔ جس کے آگے فریاد ہو سکتی ہے مگر اسلام نہ ایک انسانی خدا کو برداشت کرتا ہے۔ نہ ایک سے زیادہ انسانی خداؤں کو۔ کیونکہ زمین نہ انکی ہے۔ نہ ان کا۔ وہ تو اس خدا کو پوجنا سکھاتا ہے جس نے یہ زمین بنائی ہے۔ دنیا سے نہ کبھی غلامی مٹی ہے اور نہ زمینداری مٹ سکتی ہے۔ جس طرح غلامی کی شکل تبدیل ہو گئی ہے۔ اسی طرح کمیونزم سے زیادہ سے زیادہ زمینداری کی شکل تبدیل ہو گی

دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے کہ آزادی کی ہے نیلم پری

زمینداری کو ایک ہی بڑی زمینداری میں جمع کر دینے کا نام زمینداری کی منسوخی نہیں کہلا سکتا۔ اور نہ بڑی بڑی زمینداریوں کو چھوٹی چھوٹی زمینداریوں میں بانٹ دینا منسوخی ہے۔ اس ہنگامہ خیزی کا مطلب صرف ہنگامہ خیزی ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔ نہیں نہیں اتنا ہی ہو۔ تو پھر بھی خیر ہے۔ یہ تو اس جلوس کی تیاری ہے۔ جو ہر دو کے جسموں اور خون کی ندیوں پر نکالا جائے گا۔ جس کے بعد سب کو ایک ہی آمریت کی فولادی زنجیر میں جکڑ دیا جائیگا۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیاں

ماہ جنوری ۵۵ء کی مساعی کا خلاصہ

اس سے قبل ماہ دسمبر ۵۴ء کی رپورٹیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ اب جنوری کی رپورٹ پیش ہے جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا تھا مجالس کی طرف سے رپورٹیں ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ ہو۔ زیادہ انتظار کرنے سے دیر ہو جاتی ہے آئندہ اتنا انتظار نہیں کیا جائے گا ـــ وہ مجالس جنہوں نے ابھی تک اپنی رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ بھی اس طرف توجہ کریں اور رپورٹ بروقت بھجوا دیا کریں۔ اگر رپورٹ فارم نہ ہوں تو دفتر مرکزیہ سے منگوا سکتے ہیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۱)

منٹگمری

مریضوں کی امداد کی گئی اور کئی مسافروں کو مالی امداد دی گئی۔ امتحان کتاب دعوۃ الامیر کی تیاری کی گئی۔ درس کا انتظام ہے۔ نماز کے متعلق تلقین کی گئی۔ تربیتی اجلاس بھی منعقد کئے گئے زیر تبلیغ ۱۳ افراد ہیں۔ حضور کی تقریریں دوستوں کو بھیجی گئیں اور ۱۵۱ افراد کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ جملہ اراکین کو تحریک جدید میں شمولیت کی تحریک کی گئی۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔

شیخوپورہ

بعض محتاجوں کی مدد کی گئی۔ بیماروں کی تیمارداری کی جاتی ہے۔ قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ شروع کرایا گیا۔ نماز باجماعت ادا کرنے اور داڑھی رکھنے کی تلقین کی گئی۔ زیر تبلیغ چار افراد ہیں۔ پندرہ افراد کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ نالیوں کی صفائی کی گئی۔ خدام نے بڑی ٹیم میں حصہ لیا۔

دوالمیال

مسافروں کی تکلیف کو رفع کیا گیا۔ خدام نے دو سو گز لمبی سڑک بنائی۔ بعد میں ہر بارش پر اس کی مرمت کی۔ خدام کو دینی مسائل سے اچھی طرح واقف کرنے کے لئے ہر اتوار کو جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقاریر کرائی گئیں۔ محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد سے ٹریکٹ منگوا کر دیئے گئے۔ دعوۃ الامیر کے امتحان کی تیاری کی گئی۔ خدام کو اخبار الفضل پڑھ کر سنائے گئے۔ ربوہ میں حضور کی تقاریر بھی سنائی گئیں۔ فضول کھیلوں سے منع کیا گیا۔ مسجد کی صفائی کی۔ نالیوں کو اچھی طرح سے صاف کیا گیا۔ اور چھت پر مٹی ڈالی گئی۔ خدام ہر شام کو ہاکی وغیرہ کھیلتے ہیں۔ تحریک جدید کے وعدوں کے متعلق وفود بنا کر گاؤں میں بھیجے گئے۔ ۱۵۰ روپے کے وعدہ جات حاصل ہوئے۔ قائد صاحب نے بعد نماز جمعہ دو گھنٹے تقریر کی۔

فتح پور

قرآن کریم اور نماز باترجمہ سیکھنے کی تلقین کی گئی۔ تربیت و اصلاح پر لیکچر دیا گیا۔ زیر تبلیغ بارہ افراد ہیں۔ مسجد کی صفائی کا کام کی۔

چک ۷۹ شمالی

۱۵ خدام شامل مجلس ہوئے۔ نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مسافروں کی ۱۰۰۰۰ امداد اور بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ براہین احمدیہ کا درس ہوتا رہا۔ اور خدام کو دعائیں حفظ کرائیں۔ نماز میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مسافروں کی پوری امداد اور تیمارداری کی گئی۔ براہین احمدیہ کا درس ہوتا رہا۔ اور خدام کو دعائیں حفظ کرائیں۔ نماز میں شامل ہونے کی توجہ دلائی گئی۔ دو تربیتی جلسے ہوئے۔ حضرت اقدس کے تازہ ارشادات سنائے گئے۔ دس مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔

کراچی

سست خدام کو چست کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ غیر احمدیوں کو ملازم کرایا گیا۔ اور غربا کی مالی امداد کی گئی۔ امتحانات میں شمولیت کے لئے خدام کو توجہ دلائی گئی۔ خدام اکثر تعلیم یافتہ ہیں اور امتحان میں اچھے رہتے ہیں۔ داڑھی رکھنے کے متعلق تلقین کی گئی۔ ماہانہ جلسہ میں تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ ۱۰ افراد زیر تبلیغ ہیں۔ تبلیغی جلسے ہوتے رہتے ہیں جس میں احمدیت کا پیغام اچھی طرح پہنچایا جاتا ہے۔ قائد صاحب نے ڈاکٹر سکارنو کو ایک قرآن کریم انگریزی بطور تحفہ کے دیا۔ کھیلیں خوب ہوتی ہیں۔ خدام اپنے طور پر ورزش کرتے ہیں۔ خدام قومی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک بار تہجد پڑھنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ خدام کو تحریک جدید میں شامل ہونے کی تاکید سے تلقین کی گئی۔

انجنیئرنگ سکول رسول ہیڈ

ایک کشمیری مہاجر کی امداد کی گئی۔ خدام کو ایک ماہ کا وقت نماز یاد کرنے کے واسطے دیا گیا۔ دو اجلاس منعقد کئے گئے جس میں تلاوت قرآن کریم اور نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ ۲۷ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ ایک لڑکے سے تبادلۂ خیالات کیا گیا۔ خدام باقاعدہ ورزش کرتے ہیں۔

حلقہ (ب) ربوہ

چست اصحاب کو سائقین مقرر کیا گیا ہے۔ خدام کو سستیاں ترک کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ وصولی چندہ کا انتظام اچھی طرح کیا گیا۔ جن گھروں میں مرد نہیں تھے انہیں سودا سلف لا کر دیا گیا بعض خدام ترجمۃ القرآن پڑھتے رہے۔ تعلیمی کام اگلے ماہ وسیع ہو جائے گا۔ خدام کو نماز باجماعت ادا کرنے اور والدین کو اپنے بچوں کی نگرانی کرنے کی توجہ دلائی گئی۔ ربوہ میں آنے والوں اور باہر گاؤں والوں کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ نالیوں کو صاف کیا گیا۔ گلیوں میں صفائی کی گئی اور مٹی ڈالی گئی۔ خدام کھیلوں میں باقاعدہ شامل ہوتے ہیں۔ اطفال کو نماز باترجمہ سکھلائی جاتی ہے۔ اجلاسوں میں تقاریر کی مشق بھی کرائی جاتی ہے۔ خدام سے تحریک جدید کے وعدہ جات لئے گئے۔ اب آمد فی والے خدام سو فیصدی شامل ہو گئے ہیں۔

حلقہ (ج) ربوہ

ہفتہ وار اجلاس منعقد کر کے تلقین عمل کی جاتی ہے۔ مریضوں کی اچھی طرح سے مدد کی گئی۔ نمازوں کی حاضری زیادہ ہو گئی ہے۔ بعض دوستوں کو صبح جگایا جاتا ہے۔ گاڑی کے سفر کے دوران میں بعض مسافروں کو تبلیغ کی گئی۔ ہر جمعہ کے دن بعد نماز فجر وقار عمل کیا گیا۔ نالیوں کی صفائی اور مسجد کی صفائی کی گئی۔ اطفال کو اجلاس میں تقاریر کر کے نصائح کی گئیں۔

ککی نو

تحریک جدید کے متعلق توجہ دلائی گئی۔ خدام کو بیج لگانے کی تلقین کی گئی۔ خدام کو اجلاس کر کے نصائح کی جاتی ہیں۔ مسجد کی نالیاں بھی خدام اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہیں۔ گلی کی نالیاں بھی صاف کرائی گئیں نیز مٹی بھی ڈالی گئی۔ مسافروں کی امداد کی گئی۔ مقامی مبلغ صاحب سے تبلیغی اور تعلیمی لیکچر دلوائے گئے۔ نماز کی پابندی کی تاکید کی گئی۔ خدام کام ہوشیاری سے کرتے ہیں۔

کمال ڈیرہ

مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ اور غربا کی پوری امداد کی گئی۔ خدام نظام کی پابندی کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

فرقان

خدام کو ہوشیار کرنے کی جدوجہد جاری ہے نصائح کی جاتی ہیں۔ غیر احمدیوں کا مفت علاج کیا گیا۔ کئی اشخاص کی مالی امداد کی گئی۔ خدام کی دینی تعلیم جاری ہے۔ صبح کی نماز کے بعد درس ہوتا ہے خدام کی صفائی جسمانی کرائی گئی۔ حضور کی تقاریر سنائی گئیں۔ آٹھ افراد زیر تبلیغ ہیں۔ کیمپ کے ارد گرد مٹی ڈال کر ہموار کیا گیا۔ صبح ورزش کرائی جاتی ہے۔ عصر کے بعد بھی کھیلیں ہوتی ہیں۔ نئے خدام کے خورد و نوش کا خاص خیال رکھا جاتا ہے خدام کو پوری طرح لائحہ عمل پر کاربند کرنے کی جدوجہد جاری رہتی ہے۔ ۲۴ اطفال ہیں جن کی تربیت دینی ماحول میں کی جاتی ہے۔

لائل پور

گھروں میں سودا سلف خرید کر دیا گیا۔ تیمارداری کی گئی۔ ایک لڑکے کو کرایہ دیا گیا۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قرآن کریم باترجمہ پڑھاتے ہیں۔ سلسلہ کی تحریکات پر عمل کرنے کی تاکید کی گئی۔ دو سو ٹریکٹ اور دس کتابیں تقسیم کی گئیں۔ ایک وقار عمل منایا گیا۔ خدام ورزش میں حصہ لیتے رہے۔ اطفال کی تنظیم کی جا رہی ہے۔

ڈرگ روڈ

ایک جلسہ کیا گیا جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے منشاء کے مطابق کام کرنے کی تاکید کی گئی۔ کئی اشخاص کی مدد کی گئی۔ بے روزگاروں کو روزگار دلایا۔ اندھوں کو راستہ دکھایا۔ ۴۸ اہم کتاب دعوۃ الامیر اور قرآن مجید کے پہلے پارہ کے نصف کے ترجمہ کے امتحان میں شامل ہوئے نماز باجماعت اور داڑھی رکھنے کی تلقین کی گئی۔ خدام کو نوٹ بک رکھنے کی تاکید کی گئی۔ تاکہ جو کام کریں اس میں لکھ لیں۔ زیر تبلیغ سولہ افراد ہیں۔ انیس کتب برائے مطالعہ دی گئیں۔ ایک کرسچن لڑکی اور ۴ غیر احمدیوں کو تبلیغ کی گئی ایک تربیتی جلسہ کیا گیا۔

حلقہ (الف) ربوہ

سائقین کو ان کے فرائض کے متعلق تلقین کی گئی۔ خدام کو نمازوں کے متعلق تاکید کی گئی۔ ایک زخمی کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا اور تیمارداری کی گئی۔ جو مہمان ربوہ آئے ان کا سامان ان کی قیام گاہ تک پہنچایا گیا۔ مسافروں کی پوری مدد کی گئی۔ دینی تعلیم اچھی طرح جاری ہے فجر کی نماز کے بعد درس ہوتا ہے۔ مرکز کی طرف سے جو امتحان مقرر ہوا ہے اس میں ۶ خادم شریک ہوئے۔ فجر کے وقت نماز کیلئے جگایا جاتا ہے۔ ننگے سر نہ پھرنے کی تلقین کی گئی۔ تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ ایک غیر احمدی دوکاندار نے احمدیت قبول کی۔ نالیوں کی صفائی کی گئی اور پانی چھڑکا گیا۔ گلیاں ہموار کی گئیں۔ کوڑا کرکٹ اٹھوایا گیا۔ تین دفعہ وقار عمل میں حصہ لیا گیا۔ نمازوں میں حاضری لگائی جاتی ہے۔ تحریک جدید دفتر دوم میں شمولیت کیلئے تاکید کی گئی۔ قادیان کے درویشان کے واسطے ۴۵ روپے اکٹھے کئے گئے۔

(باقی)

میں نے احمدیت کیوں قبول کی؟

(ذیل کا مضمون میاں ظہور احمد صاحب عابد ساکن ضلع جھنگ نے ارسال کیا ہے۔ جو حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں)

لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ تم احمدی کیوں ہو گئے؟ کیا تمہاری عقل ماری گئی۔ یا تم کو کسی قسم کا لالچ دیا گیا۔ کہ تم احمدی ہو گئے۔ اور آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کی موجودگی میں خواہ مخواہ نعوذ باللہ ایک جھوٹے نبی کو مان لیا؟

ایسے معترضین کو میں اس خدائے وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر لکھتا ہوں۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی آدمیوں کا کام ہے۔ کہ نہ میری عقل ماری گئی۔ اور نہ ہی مجھے لالچ دیا گیا۔ بلکہ مجھ سے چندہ کا مطالبہ کیا گیا۔ کہ اپنی آمد کا خواہ وہ جنسی ہو۔ یا نقدی ہو ۱/۱۶ کا حصہ تمہیں ضرور ماہانہ ادا کرنا پڑیگا۔ عدم ادائیگی کی صورت میں تم احمدیہ جماعت میں اشتراک کے قابل نہیں ہو گے۔ یہ چندہ بخوشی منظور کر لیا گیا ہے۔

جو آیت کریمہ آپ صاحبان کے نزدیک ہر ایک قسم کی نبوت کو قطعی طور پر بند کر رہی ہے۔ مجھے وہی آیت کریمہ نبوت کا دروازہ کھلا ہوا بتلا رہی ہے۔ اور اجرائے نبوت کی زبردست دلیل ہے۔ اس آیت کے سیاق و سباق پر اگر تھوڑا سا غور کیا جائے۔ تو تمام عقدہ حل ہو جاتا ہے۔ اس کا سباق بتا رہا ہے۔ کہ زید رضؓ جو رسول پاکؐ کے متبنٰے تھے۔ ان کی مطلقہ بیوی حضرت زینبؓ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بحکم الٰہی نکاح کر لیا۔ اب کفار جو متبنٰے کو حقیقی بیٹے کی مانند سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک ایسا کرنا ناجائز تھا۔ ان کے اس اعتراض کے جواب میں کہ محمد صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی بہو سے شادی کر لی۔ نیز مسلمان جو رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو روحانی باپ سمجھتے تھے ان کے شبہ کے ازالہ کے لئے ما کان محمد ابا احد من رجالکم آیت نازل ہوئی۔ اس آیۂ کریمہ میں کلی طور پر آپ کی ابوت کی نفی کر دی گئی تھی۔

اس سے دوسرا اعتراض ان کے دل میں خواہ مخواہ پیدا ہونا تھا۔ کہ رسول پاکؐ نعوذ باللہ ابتر ہیں۔ کیونکہ ان کا کسی قسم کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور مسلمان چونکہ رسول پاک کو روحانی باپ سمجھتے تھے۔ اور اس آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم میں ہر قسم کی ابوت کی نفی کر دی گئی تھی۔ اس لئے ان کے دلوں میں اس شبہ کا پیدا ہونا لازمی تھا۔ جب وہ ہمارے روحانی باپ نہ رہے۔ تو وہ رسول بھی نہ رہے۔ لیکن ولکن رسول اللہ کے الفاظ نے اس شبہ کا ازالہ کر دیا۔ اس آیت کریمہ نے محمد صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رسالت کا اثبات تو کر دیا۔ لیکن آپ کی دوسرے انبیاء پر بحیثیت ابوت روحانی فضیلت ثابت نہ ہوتی تھی۔ اس مقصد کو ثابت کرنے کے لئے خاتم النبیین کے الفاظ زیادہ کئے گئے۔

اب خاتم النبیین کے معنی اس کے سیاق کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری طور پر یہ ہوں گے۔ تمام روحانی باپوں سے افضل باپ یا نبیوں سے افضل نبی۔ ان معنوں نے فریقین کے باقی ماندہ شکوک کو بھی قطعی طور پر رفع کر دیا۔ یعنی کفار کو شک تھا۔ کہ نعوذ باللہ رسول پاکؐ ابتر ہیں۔ لیکن ان معنوں نے افضل ابوت ثابت کر دی۔ اور ہر ابوت اولاد کی مقتضی ہے۔

اب مسلمانوں کو شک تھا۔ کہ رسول پاکؐ روحانی باپ تو ہوئے۔ لیکن اس باپ اور سابقہ باپوں میں فرق کیا ہوا۔ مذکورہ بالا معنوں نے اس کا یوں ازالہ کیا۔ کہ یہ باپ تمام باپوں سے افضل باپ ہے۔ اور افضل باپ افضل اولاد کا مقتضی ہے۔ اب رسول پاکؐ افضل باپ تو ہر پہلو سے ثابت ہو گئے اور ہر افضل باپ کی اولاد بھی افضل ہونی چاہیئے۔ جو اس کا نام روشن کرے۔ اور افضل اولاد بھی وہی ہو گی۔ جو اپنے افضل باپ کے نقش قدم پر چلے گی۔ اور ضروری ہے۔ کہ ایسے افضل باپ کی اولاد بھی کافی اور قیامت تک ہو۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ وسلم کا فیض تا قیامت جاری ہے۔

اب اگر اس افضل اولاد کا سلسلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد منقطع کر دیا جاوے۔ تو رسول پاکؐ کی افضل ابوت ثابت نہ ہوئی۔ بعد علاوہ ازیں رسول پاکؐ بقول کفار ابتر ٹھہرے۔ افسوس۔ لیکن جل جلالہ کا وعدہ ہے۔ کہ میں تم کو ابتر نہیں کروں گا (بحوالہ سورہ کوثر) بلکہ تیرے دشمنوں کو ابتر کروں گا۔ اب اس ابتر سے مراد اولاد روحانی ہے یا جسمانی۔ اگر اولاد جسمانی ہی مراد ہو۔ تو ہمیں بھی مطلع فرماویں۔ کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت کی بستی کہاں ہے۔ کہ ہم بھی جا کر ان سے مستفیض ہوں۔ یہ لمبی داڑھیوں والے مولوی اور فقیر اور موجودہ اکثر سادات جو اپنے آپ کو مالک لولاک سمجھتے ہیں۔ یہ رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذریت روحانی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ہمارا تجربہ ہے۔ کہ ان کے پاس خشک اور بوسیدہ ایمان ہے۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی روحانیت چاہیئے۔ اگر وہ بستی نہ ملے۔ تو ہم سے پوچھیں تاکہ ہم آپ کو رسول پاکؐ کی روحانی اولاد کی بستی دکھائیں۔ جس کے دیکھتے ہی انشاء اللہ آپ فیض ابوت محمدیؐ حاصل کریں گے۔ اگر فیوض مذکورہ حاصل نہ ہوں۔ تو ہمارا ذمہ جو

گر نہ بینی بسر حق برمن بخند۔

اب میں حدیث لا نبی بعدی کی تفسیر کو لیتا ہوں۔ جو احمدیت میں داخل ہونے کے واسطے ایک زبردست رکاوٹ ہے۔ اس حدیث کے معنی جو معترضین حضرات لیتے ہیں۔ کہ رسول پاک کے بعد کوئی نبی نہیں۔ قرآن مجید کے بالکل برخلاف ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ (۱) کہ تمہارے پاس تم میں سے رسول آویں۔ تو تم ان پر ایمان لانا۔ (بحوالہ سورہ اعراف ع ۳) دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس رسول یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تابعداری کریں گے۔ وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے۔ جن پر خدا تعالےٰ نے انعام کیا۔ انہیں جملہ الٰہی امانت نبوت۔ صدیقیت۔ شہادت اور صالحیت حاصل ہوں گے (بحوالہ سورہ نساء) خدا تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے۔ اور رسول جو اس کا ترجمان ہوتا ہے۔ وہ کس طرح ان آیات کے برخلاف کوئی بات کہہ سکتا ہے۔ اس حدیث کے اصلی معنی یہ ہیں:- یہ حدیث دو متنازعہ حروف پر مشتمل ہے یعنی "لا" اور "بعد" پر۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ لا اور بعد جن حدیثوں میں آیا ہے۔ اس کے معنے علماء نے کیا کئے ہیں۔ رسول پاکؐ فرماتے ہیں۔ لافتی الا علیؓ لا سیف الا ذوالفقار۔ کیا اور کوئی جوان اور تلوار نہیں ہے؟ ظاہر ہے۔ کہ جوان اور تلواریں تو بہت ہوں گی۔ مگر حضرت علیؓ جیسا جوان اور ذوالفقار جیسی تلوار نہ ہو گی۔ تو یہاں لا نفی کمال کا ہے۔ نفی جنس کا نہیں۔ اب لا اور بعد دونوں کی مثال عرض کر دیتا ہوں۔ رسول پاکؐ فرماتے ہیں۔ اذا ہلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ واذا ہلک قیصر فلا قیصر بعدہٗ۔ اس حدیث کے علماء نے یہ معنی کئے ہیں۔ کہ ایسے کسریٰ اور قیصر نہ ہوں گے۔ جیسے رسول پاکؐ کے زمانہ میں موجود تھے۔ اگر باوجود لا اور بعد فرمانے کے رسول پاکؐ کے بعد قیصر اور کسریٰ آ جاتے ہیں۔ تو پھر اسی رسول کے نبوت کے بارے میں لا اور بعد فرمانے میں نبوت کیوں بند ہو جائے۔ قیصر اور کسریٰ کیوں بند نہ ہوئے۔ یہ عجیب استدلال ہے۔ یہی لا اور بعد اگر قیصر اور کسریٰ کے آنے سے مانع نہیں۔ تو یہی لا اور بعد ظلی نبی آنے سے مانع نہیں۔ لا نبی بعدی فرمانے کا مطلب رسول پاکؐ کا صرف یہ تھا۔ کہ آپؐ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آ سکتا۔ اگر کوئی دعویٰ کرے۔ تو وہ خود جھوٹا ہو گا۔ جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ جنہوں نے با شریعت نبی ہونے کے دعوے کئے۔ ظلی نبی جو رسول پاکؐ کی شریعت کے متبع ہوں گے۔ اور اسکی شریعت کی ترویج کریں گے۔ وہ قیامت تک آتے رہیں گے۔ جن کا قرآن مجید خود گواہ ہے۔

دوستو سوچو اور غور کرو۔ کہ نبی کفار اور منافقین پر اتمام حجت کے لئے آتا ہے۔ تاکہ قیامت کے دن وہ اعتراض نہ کر سکیں۔ کہ ہمارے پاس کوئی نذیر اور مصلح نہ آیا۔ جو آکر ہمارے باہمی اختلافات کو دور کرتا۔ اور ہمیں عمل صالح بجا لانے کی "تلقین کرتا۔ تو ہم ضرور اس پر ایمان لاتے۔ اور نیک عمل کرتے۔ ربنا لولا ارسلت الینا رسولاً فنتبع اٰیاتک ونکون من المومنین۔ (قصص)

کیا اب اس زمانے میں کافر ختم ہو چکے ہیں۔ منافق کوئی نہیں رہا۔ اختلاف کوئی نہیں۔ دوسری قوموں کو تو چھوڑو۔ خود مسلمانوں کے اختلافات کا اندازہ کرنا چاہیئے۔ دوسرے مسلمانوں کو چھوڑو۔ خود اہلسنت والجماعت کو لو۔ جو دعویٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پوری تقلید کا ہے۔ آیا ان میں حنفی سچے ہیں۔ مالکی سچے حنبلی سچے ہیں۔ یا شافعی سچے ہیں۔ ان کا ہی آج فیصلہ نہ ہو سکا۔ لہٰذا ان کسی امام کی تقلید کر ہر ایک فرقہ اپنے امام کی سچائی ثابت کرنے کی کر رہا ہے۔ ان میں کونسا فرقہ حق پر ہے۔ اور کو حق پر ہے۔ کسی مہدی کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر آ جاوے تو وہ کس فرقہ کی حدیثوں کے مطابق آیا شیعوں کی حدیثوں کے ماتحت یا سنیوں کی کے ماتحت۔ اگر شیعوں کی حدیثوں کے ماتحت ضروری ہے۔ کہ اہلسنت والجماعت اس سے کریں گے۔ کیونکہ اہل سنت والجماعت کے نزد مہدی کا حسب نسب جائے نزول اور حلیہ مہدی سے الگ ہے پہلے آپ دونوں فر جو مہدی کے بارے میں ہیں۔ ان کا تطابق مہدی کا انتظار کریں۔ مسلمانوں غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ اصلی مہدی نے تمہاری ماتحت نہیں آنا۔ بلکہ اس نے رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صحیح حدیثوں اور اللہ تعالےٰ کے آنا ہے۔ اور تمہارے خیال کے مطابق کہ پر ایمان لائے گی۔ اور کوئی کافر نہیں ر غلط ہے۔ کیونکہ اول مہدی کا درجہ محمد رسو علیہ واٰلہٖ وسلم سے زیادہ نہیں ہو گا۔ کیا کو تمام دنیا مان گئی تھی۔ ان مندرجہ بالا دور کرنے کے لئے ہی مہدی نے آنا ہے موعود مصلح بھی ہو گا۔ اور نذیر بھی ہو گا۔ اور رسول پاکؐ پر ایمان ہے۔ اگر ہے تو ہے عمل کہاں ہے۔ عمل صالح نہ کرنا ایمان قطعی دلیل ہے۔ کیا اس وقت اتمام حجت کی نہیں ضرورت ہے۔ کیا اب خدا کے پاس نبی کیا خدا اب اپنی قدیم سنت کو بھول گیا ہے اور ظلمت کے وقت اپنا نذیر بھیجے۔ کیا آج تاریکی میں نہیں؟ غور کرو اور سوچو۔ کیا آج کے گڑھے میں نہیں گر چکی؟ اپنی آنکھوں کی پٹی اتار کر اپنے اپنے فرقہ کے قائدین فریسیوں اور مولویوں کو دیکھو۔ کیا ہمارے ناخدا ہیں؟ یہی کھیون ہار ہیں؟ اگر یہی ہر کبھی بھی ہماری کشتیوں کو پار نہیں کر سکے یہ تو اپنی کشتیوں کو ڈبو چکے ہیں۔ ان کے ہیں۔ اور ان کے ارادے پست ہو چکے ہیں ہو چکے ہیں۔ وہ بزبان حال یہ گواہی دے ر اب روحانیت مٹ چکی ہے۔ کسی اور روحا تلاش کرو۔ یہ سب مردے ہیں۔ روح غائب جب ظلمت اور بے عملی اتنے درجہ پر پہنچ جاو تو خدا ضرور اپنے مامور کے ذریعہ اتمام حجت

عظیم الشان خوشخبری

تفسیر القرآن انگریزی جلد دوم [2]

نہائت آب و تاب اور حسن و خوبی کے ساتھ شائع ہو گئی ہے

اس جلد میں گیارھویں پارہ سے پندرھویں پارہ تک

یعنی

سورہ یونس - ہود - یوسف - رعد - ابراہیم - حجر - نحل - بنی اسرائیل اور سورہ کہف کی مکمل تفسیر آگئی ہے

یہ کتاب

جو جدید علمی تحقیقات اور لطیف روحانی معارف کا ایک بے بہا خزانہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی مؤلفہ اردو تفسیر کبیر جلد سوئم کے تمام مضامین پر حاوی اور اس کا انگریزی ایڈیشن ہے

جن احباب نے اس کی جلد اوّل خریدی ہوئی ہے۔ وہ یہ دوسری جلد ضرور طلب فرمائیں

انگریزی دان احباب کیلئے یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے

کاغذ نہائت اعلیٰ۔ عربی و انگریزی ٹائپ خوبصورت۔ طباعت روشن صفحات قریبًا ۶۰۰ جلد نفیس انگریزی طرز کی

غرض کتاب ظاہری اور باطنی خوبیوں سے پوری طرح آراستہ ہے

قیمت مجلد عنا/ اعلیٰ جلد عہ۱۲/ ۔ علاوہ محصول ڈاک

نوٹ:۔ تفسیر القرآن انگریزی جلد اول کی بھی کچھ کاپیاں دفتر میں لبغرض فروخت موجود ہیں۔ یہ جلد اوّل ابتدائی دس پاروں کی تفسیر ہے۔ قیمت عہ۲۵ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ: منیجر دفتر تفسیر القرآن انگریزی نمبر ۸ ٹمپل روڈ - لاہور

گوجرہ (ضلع لائلپور) میں ایک عظیم الشان ٹورنامنٹ

پچھلے دنوں عزیزان غیاث اور ناصر ایسے چوٹی کے کھلاڑیوں کے جوانان مرگ سے شہر بھر میں ماتم برپا تھا اور ہر طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ کہ ان مرحوم نوجوانوں کی یاد تازہ رکھنے کے لئے کوئی یادگار قائم کی جائے۔ چنانچہ بڑی سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ مرحومین کی مرغوب چیز یعنی کھیل ہی کو ان کی دائمی یادگار کا ذریعہ بنایا جائے۔

مکرم کرنل مظفر خان صاحب نے اس تجویز کو پسند فرماتے ہوئے ایک نہایت قیمتی اور خوبصورت نقرئی کپ "غیاث ناصر میموریل کپ" عطا فرما کر اپنی زندہ دلی کا ثبوت دیا۔ اور اس طرح غیاث ناصر میموریل فٹ بال ٹورنامنٹ کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کی فیس داخلہ پانچ روپے ہوگی۔

یہ عظیم الشان ٹورنامنٹ گوجرہ میں اپنی طرز اور شہرت میں بے جواب ٹورنامنٹ ہوگا۔ جس کے جلسہ تقسیم انعامات کی صدارت ضلع لائلپور کے ڈپٹی کمشنر بہادر مسٹر ...۔ ایف ہور ایٹ فرمائیں گے۔ ٹورنامنٹ کی کامیابی کے لئے دیگر انتظامات بھی نہایت سرعت اور سرگرمی سے سرانجام دیئے جا رہے ہیں۔

کرنل مظفر خان۔ سید شریف الحسن گیلانی خلیل احمد مجاہد اور مسٹر محمد ابراہیم ناصر اس ہونے والے ٹورنامنٹ کی روح رواں ہیں۔ جن کی شبانہ روز تگ و دو سے اہالیان گوجرہ میں زندگی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور ہر شخص نے علی قدر مراتب ٹورنامنٹ کے اخراجات کے لئے چندہ دینے میں دل کھول کر حصہ لیا۔

غیاث ناصر میموریل فٹ بال ٹورنامنٹ ایم۔ بی۔ ہائی سکول گوجرہ کی وسیع اور خوبصورت گراؤنڈز میں ۳۱ مارچ اور یکم دو اپریل ۱۹۵۰ء کو ہو رہا ہے۔ انعامات ۲ اپریل کو تقسیم ہوں گے۔ (نامہ نگار)

گمشدہ بچہ کی تلاش

ایک احمدی لڑکا بعمر ۱۴ سال قد تقریباً ۴½ فٹ تعلیم چوتھی جماعت تک رنگ گندمی آنکھوں پر ککروں کا اثر نمایاں جو لوہارے کا کام بھی کچھ کچھ جانتا ہو۔ آج تقریباً ایک ہفتہ سے گھر سے لاپتہ ہے۔ اس کے بڑے بھائی مستری عبدالمنان صاحب کو ان کی تلاش ہے۔ نیز اس کے والدین بھی سخت پریشان ہیں۔ اس بچے کا نام عبدالسلام ہے۔ جس صاحب کو بھی علم ہو۔ براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ ممنون ہوں گے۔ سندھ کی جماعتیں خاص طور پر خیال رکھیں۔

(خاکسار صلاح الدین خان خلف ابوالہاشم خان صاحب مرحوم دفتر اسسٹنٹ کسٹوڈین جاندار دفتر وکہ میرپور خاص (سندھ))

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کیلئے دعا اور صدقہ

جماعت احمدیہ بہاول نگر نے جماعتی طور پر مبلغ للعہ روپیہ کی رقم ناظر صاحب بیت المال کو مرکز احمدیہ ربوہ میں ارسال کی ہے۔ تاکہ مبلغ عسہ روپیہ سے ایک بکرا قربانی بطور صدقہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اور ایک بکرا مبلغ عسہ روپیہ کا قربانی بطور صدقہ محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہم مرکز میں ذبح کر کے غرباء کو تقسیم کیا جائے۔

(محمد نذر فاروقی۔ از بہاول نگر)

یورپین ممالک میں مصنوعات کی نمائش

موسم گرما میں ہر سال یورپین ممالک تجارتی و صنعتی نمائشیں ہوتی ہیں ہماری خواہش ہے کہ احمدی صناعوں کی مصنوعات کو پاکستان کی طرف سے مظاہرے کیواسطے وہاں بھیجا جائے جو اصحاب بیرونی ممالک سے تجارت کرنیکے خواہاں ہیں۔ فوراً اپنے مصنوعات کے ہمیں پانچ پانچ نمونے بھیجدیں۔ تاہم انہیں ان نمائشوں میں بھجوانے کا انتظام کر سکیں جو احباب اس بات کے خواہشمند ہوں فوراً اس بارہ میں ہمارے ساتھ خط و کتابت کریں:۔

وکیل التجارت تحریک جدید جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

مارچ کی قیمت اخبار!

جن احباب کی قیمت اخبار مارچ میں ختم ہو رہی ہے۔ مہربانی کر کے وہ اپنے اخبار کی قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ ورنہ وی پی ارسال خدمت ہوگا۔ اور جن کی خدمت میں وی پی ارسال ہیں وہ وصول فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (مینیجر الفضل)

مجالس خدام الاحمدیہ رپورٹ مساعی

مجالس خدام الاحمدیہ کو کئی بار توجہ دلائی جا چکی ہے کہ ان کی مجلس کی مساعی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ ماہ فروری کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں بقیہ مجالس نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

مرکز کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط رکھنا ہر مجلس کے بقا کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے جملہ قائدین اس کو خاص طور پر مدنظر رکھیں۔ کہ مجلس کی تنظیم اور کام کی رپورٹ خواہ کم ہو یا زیادہ مفصل اور معین اعداد و شمار کے ساتھ ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز کے دفتر ربوہ میں بھجوا دیا کریں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

سید محمد حسین شاہ صاحب آنس گانگوجن کا کہ پچھلے مہینہ انتقال ہو چکا ہے۔ ان کا ایک لڑکا عزیزم سید عبدالحمید ۱۵ مارچ سے میٹرک کا امتحان دینے والا ہے۔ دوست خاص طور پر اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(شریف احمد امین سیالکوٹ ولد بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

۲۔ عزیز رشید الدین قمر ابن مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر تعلیم و تربیت امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب سے عزیز کی کامیابی کے لئے درخواست ہے۔

(۳) میرے بھائی عبدالرشید صاحب امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

امتحان طالبات جامعہ نصرت ربوہ

مجلس تعلیم کے زیر اہتمام عنقریب جامعہ نصرت ربوہ کی ماہرہ وغیرہ جماعتوں کا امتحان عنقریب ربوہ میں ہونے والا ہے۔ ایسی طالبات جو ماہرہ عالمہ۔ علیمہ وغیرہ کی جماعت کا امتحان پرائیویٹ طور پر دینا چاہیں۔ وہ بجے آنک مندرجہ ذیل کوائف سے مطلع فرمائیں۔ امتحان اپریل ۵۰ء کے آخر میں کسی تاریخ کو ہوگا۔ جس کی اطلاع کر دی جائے گی۔

نام — ولدیت — قومیت — تاریخ پیدائش — سکونت۔

فیس داخلہ کے متعلق بعد میں اطلاع دی جائے گی۔ (سیکرٹری مجلس تعلیم ربوہ دفتر نظارت علیا)

درخواست دعا

میری بیوی تین یوم سے بیمار ہے۔ بزرگان جماعت احمدیہ سے درخواست دعا ہے۔ (خیر دار محمد کاتب دفتر الفضل لاہور)

تجارتی توازن پاکستان کے موافق ہے

لندن ۲۲ مارچ - اینگلو پاکستان تجارت کا جو توازن جنوری ۱۹۴۹ میں ۲۲،۲۵،۰۰۰ پاؤنڈ سے پاکستان کے خلاف تھا - جنوری ۱۹۵۰ میں ۶،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ سے پاکستان کے حق میں ہو گیا

اس تبدیلی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ پاکستان سے برطانیہ کی درآمد میں پانچ گنا اضافہ ہوا - جنوری ۱۹۴۹ کے ۴۳،۲۹،۰۶ پاؤنڈ کی درآمد کے مقابلہ میں ۲۹۱،۴۹،۳۳ پاؤنڈ کی اس سال درآمد ہوئی ساتھ ہی ساتھ برطانیہ کی پاکستان کو برآمد میں ۲،۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ کی تخفیف ہو گی۔ جنوری ۱۹۴۹ کے ۳۰۲،۹۷،۲۹ پاؤنڈ کی برآمد کے مقابلہ میں اس سال جنوری میں ۳۶۴،۷۷،۲ پاؤنڈ کی برآمد ہوئی - بورڈ آف ٹریڈ کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں برطانوی خریداری کی رفتار میں اضافہ ہو رہا ہے

برطانیہ کی پاکستان کو برآمد کے جس سامان میں سال گذشتہ کے پہلے دو مہینوں کے مقابلہ میں اضافہ ہوا ہے - ان میں لوہے اور فولاد کے سامان - نان فیرس دھات کے سامان اور گاڑیاں میں چھپڑیاں وغیرہ، برقی سامان مشینری سوتی اور اونی دھاگے اور دوائیں اور کی برآمد میں تخفیف ہوئی ہے (اسٹار)

تصفیہ کشمیر کا فیصلہ مستقل ہونا چاہیئے

"ڈیلی ٹیلگراف" کا تبصرہ

لندن (بذریعہ ریڈیو) برطانوی اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے پاکستان اور بھارت کے تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے - کہ دونوں ملکوں کے درمیان گذشتہ ہفتے کی نسبت اب حالات بہتر ہونے جا رہے ہیں اس کے علاوہ اب یہ اصول بھی تسلیم کر لیا گیا ہے کہ کشمیر میں ۵ مہینے کے اندر ہی اندر رفتہ رفتہ فوجیں ترک دی جائیں گی - اور اقوام متحدہ کمیشن برائے ہند و پاکستان کی جگہ ایک ناظم مقرر کر دیا جائے گا - کیونکہ کمیشن نے کوششیں تو بہت کیں - لیکن افسوس ان کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا - دراصل اس قسم کے مسائل میں بجائے جماعت کے ایک فرد ہی زیادہ موزوں اور فیصلہ کن ثابت ہوتا ہے - اسکو خواہ کیسی بھی خوفناک مشکلات ڈرائیں ۔ ۔ ۔ لیکن وہ ان کی پرواہ نہیں کرتا - اور ہمت اور عزم کے ساتھ ان پر حاوی ہو جاتا ہے -

پاکستان اور ہندوستان کے سب خیر خواہوں کو مستحکم امید ہے کہ اس تصفیہ کا کوئی نہ کوئی مستقل نتیجہ برآمد ہو گا - اگر ایسا نہ ہوا - تو پھر اس برصغیر کا مستقبل نہایت غیر یقینی رہے گا - اور لڑائی کسی بھی وقت چھڑ جائے گی - ان روز روز کے مناقشات سے دونوں حکومتوں کی توجہ تعلیم بالغان زراعتی پیداوار، کلچر اور معیار زندگی کو بلند کرنے کی جد و جہد جیسے زیادہ اہم مسائل سے ہٹ کر ان قضیوں کو چکانے میں صرف ہو رہی ہے - پاکستان اور ہندوستان کی نئی حکومتیں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکیں گی ۔ جب وہ اپنے شہریوں اور کسانوں کو ایک خوش حال زندگی بسر کرنے کے قابل بنا دیں -

مذاہب عالم کی عالمگیر کانفرنس

لندن (ہوائی ڈاک) ۱۷ مارچ کو لندن کے کیکسٹن ہال میں مسلمان، ہندو - بدھی اور عیسائیوں کا ایک خلاف معمول مذہبی جلسہ مذاہب عالم کی کانگرس کی زیر نگرانی منعقد ہوا - یہ کانگریس مرحوم سر فرانسس ینگ ہزبینڈ نے قائم کی تھی - اس اجلاس میں تمام اقوام کی مقدس کتابوں سے تلاوت کی گئی - تلاوت کرنے والے ۷۵ سالہ پادری ارتھری پی کوک تھے - جو مذاہب عالم کانگریس کی کونسل کے ممبر ہیں - آپ ۱۹۲۹ء میں جنوبی لندن کے عالمی گرجے کے منتظم اعلیٰ بھی رہ چکے ہیں -

اینگلو چینی مذاکرات کے متعلق قیاس آرائی

لندن ۲۲ مارچ - سفارتی تبادلہ کے متعلق طویل اینگلو چینی مذاکرات کی وجہ سے مکمل سفارتی تعلقات کے متعلق اشتراکی رویہ کے بارہ میں یہاں قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں لیکن اب تک ناامیدی کا اظہار نہیں ہو رہا ہے پیکنگ میں برطانیہ کے عبوری مدار المہام چین کی حکومت سے گفت و شنید میں اب تک مصروف ہیں -

لندن میں کہا جا رہا ہے کہ مذاکرات کی سست رفتاری سے یہ سمجھ لینا کہ لازمی طور پر وہ بے نتیجہ ثابت ہو رہے ہیں - غلط ہے - مبصرین کہتے ہیں کہ اسی مسئلہ پر چین اور بھارت کے مذاکرات کی مقابلۃً تیز رفتاری کی وجہ یہ ہے - کہ یہ گفتگو دو ایک ہفتہ پہلے ہی شروع ہو گئی ہیں - اسلئے کہ بھارت نے برطانیہ سے پہلے چین کو تسلیم کیا تھا - (اسٹار)

ہمارا موجودہ نظام تعلیم ناقص ہے (فاطمہ جناح)

گجرات ۲۲ مارچ - گجرات کے مسلمانوں نے کل خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح کا صحیح معنوں میں شاہانہ استقبال کیا - سارے شہر کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا اور مختلف بازاروں اور گلیوں میں خوبصورت دروازے بنائے گئے تھے - بارش کے باوجود دورویہ سڑک پر ہزاروں انسان خاتون پاکستان کو دیکھنے کے لئے جمع تھے - اور مکان کی چھتیں عورتوں سے پٹی پڑی تھیں - گجرات کے بڈھے بوڑھوں کا بیان ہے اس شہر میں آج تک کسی کا اتنا شاندار استقبال نہیں ہوا -

محترمہ فاطمہ جناح نے زمیندار کالج میں خطبہ تقسیم اسناد پڑھتے ہوئے یہ کہا کہ پنجاب نے حصول پاکستان کی جد و جہد میں نمایاں حصہ لیا ہے - پنجاب پاکستان کا ممتاز صوبہ ہے - اور اب اسے پاکستان کی ترقی و سربلندی میں نمایاں حصہ لینا ہے - قائداعظم ایک عظیم مملکت اور ہونہار نسل چھوڑ گئے ہیں - اب یہ ایک دوسرے کی ترقی کے ضامن ہیں - آپ نے فارغ التحصیل نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ ملک کی سربلندی کے لئے کوشاں ہوں — مس فاطمہ جناح نے موجودہ نظام تعلیم کو ناقص بتایا اور یہ فرمایا کہ ہمیں اپنا نظام تعلیم از سر نو مرتب کرنا چاہیئے اور اس طرح مرتب کرنا چاہیئے - کہ اس کی بنیاد اسلامی اصولوں پر ہو - اس کا مقصد محض کلرک اور بابو پیدا کرنا نہ ہو - بلکہ اچھے شہری پیدا کرنا ہو -

حکومت افغانستان کو میراں شاہ کے قبائلیوں کا انتباہ

میراں شاہ ۲۲ مارچ - گورنر سرحد مسٹر اسمعٰیل چندریگر کی آمد پر میراں شاہ میں سپنکر وزنی قبائلی ملکوں کا ایک جرگہ منعقد ہوا - جس میں پھر انہوں نے پھر پاکستان کے وفادار رہنے کا عہد کیا - اور حکومت افغانستان کو متنبہ کیا اگر اس نے اپنی موجودہ غیر اسلامی پالیسی نہ بدلی تو نتائج کی ذمہ دار صرف وہی ہو گی -

پارا چنار سے گورنر کی آمد پر قبائلیوں نے بے پناہ مسرت کا اظہار کیا - ان کی کار پر پھولوں کی بارش کی گئی ہوائی فائر کئے گئے اور "پاکستان زندہ باد"، "اسلام زندہ باد" کے نعرے لگائے -

مسٹر بیون سے مصری سفیر کی ملاقات

لندن ۲۲ مارچ - مصری سفیر متعینہ لندن نے دفتر خارجہ میں کل مسٹر بیون سے ملاقات کی - کوئی بیان شائع نہیں کیا - لیکن معلوم ہوا ہے کہ دونوں میں نصف گھنٹہ تک دوستانہ گفتگو ہوتی رہی - گفتگو کے وقت کوئی افسر یا مشیر موجود نہ تھا - ملاقات سے اینگلو مصری معاہدہ کی حالت پر کسی فوری تغیر کی توقع نہیں ہے - لیکن امید کی جا رہی ہے کہ مصری مشیر عنقریب برطانیہ کے عام انتخابات کے بعد وہاں کی سیاسی حالت کے متعلق اپنی حکومت کو رپورٹ پیش کریں گے

اس رپورٹ کے بعد مصری حکومت یہ فیصلہ کر سکے گی - کہ مستقبل قریب میں اینگلو مصری معاہدہ کے مذاکرات کی بحالی کے لئے کوئی اقدام کیا جائے یا نہیں - گو یہ لندن کے مبصرین کا کہنا ہے کہ مصر کے متعلق برطانوی حکمت عملی میں جو عالمی واقعات سے متاثر ہے کنزرویٹو یا لیبر حکومت کی وجہ سے کوئی خاص فرق نہیں ہو گا - (اسٹار)

چین میں تقریباً ۰۰۰،۰۰،۴ آونس سونے کا ذخیرہ

لندن ۲۲ مارچ - چین کے ذخیرہ اندوزوں نے گذشتہ دو برسوں میں سونے کے ۴ لاکھ آونس کا ذخیرہ جمع کر لیا ہے - جو گذشتہ سال ساری دنیا کے سونے کی پیداوار کا چھوٹا حصہ ہے

لندن کے سونے کے تاجروں کے سالانہ تبصرہ میں یہ انکشاف کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ گذشتہ سال کے وسط تک ملک کی غیر مطمئن حالت کی وجہ سے چین میں سونے کی مانگ دنیا کے سونے کی آزاد منڈیوں کا بڑا سہارا بنی ہوئی تھی - اس کے بعد سونے کی قیمت گرنے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے - کہ اشتراکی فتح کے ساتھ ساتھ چین نے خریداری بند کر دی - اور جنوبی افریقہ نے نیم تیار شدہ سونا کی کم قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ کر لیا - اسی تبصرہ میں اندازہ لگایا گیا ہے - کہ گذشتہ سال کم از کم ۵۵۰،۰۰۰ آونس سونا ذخیرہ اندوزی کے لئے حاصل کیا گیا - اندازہ لگایا ہے کہ گذشتہ سال سونے کی عالمی پیداوار ۲،۴۹،۰۰،۰۰۰ آونس ہے - جو ۱۹۴۸ کے مقابلہ میں ۷،۰۰،۰۰۰ آونس زیادہ ہے - گذشتہ دس برسوں میں سونے کی عالمی پیداوار میں ۱،۱۴،۰۰،۰۰۰ آونس کی کمی ہو گئی ہے - لیکن دولت مشترکہ کی پیداوار برابر بڑھ رہی ہے - یہاں تک کہ آج دنیا کے سونے کی پیداوار کا تین چوتھائی حصہ دولت مشترکہ کے ممالک کا ہے - (اسٹار)